بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"(خود کو) کمزور مت سمجھو اور غم نہ کرو"

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہی ہیں، جو دونوں جہانوں کا رب ہے، جس نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے قول میں ایماندار اور مخلص رہیں اور اپنے کام کے تئیں وقف رہیں، اور جس نے ان پر زور دیا کہ وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اور اپنے مقاصد کی شناخت کرنے کے لیے اسی کا سہارا لیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، جس نے نیکی کرنے پر زور دیا اور ہم شکر گزار ہیں اس کے کہ اس نے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنی روحیں اسے سونپ دیں۔ اللہ حق سبحانہ فرماتا ہے :[اور تمھیں اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے اگر تم [سچ میں] ایمان والے ہو][1]، اور محمد صل اللہ علیہ وسلم، اس کے بندے اور رسول، ہم میں سب سے بہتر و برتر، جنہوں نے اللہ سے مدد مانگی اور اسی سے دعا کی۔ انہوں نے کوشش کی اور اللہ حق سبحانہ کی بدولت انہیں کامیابی ملی (اللہ رب العزت یوم قیامت تک ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان پر ان کے اہل بیت پر، ان کے صحابہ کرام پر اور جس نے بھی ان کی ہدایت اور رہنمائی پر اعتماد کیا اور ان کی سنتوں کی پیروی کی)

عباد اللہ!

اللہ سے ڈرو اور اپنے بنی اکرم صل اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو، اور اپنے قول و فعل میں مخلص رہو، اور براہِ کرم جان لو کہ در حقیقت ایمان والا وہ فرد ہے جو اپنی زندگی مکمل طور پر رجائیت پسندی، استقلال اور دور اندیشی کے ساتھ گزارتا ہے، اور اسی لیے، اپنی تمام تر دشواریوں پر قابو پاتا ہے۔ وہ ایسا شخص ہوتا ہے جو اپنی بنیادی قوتوں اور اسے دستیاب تمام مواقع کی بدولت اپنی زندگی سنوارتا ہے اور جو اپنے اخلاق کو بہتر بناتا ہے اور نیکی کے لیے اپنی سی بہترین کوشش کرتا ہے۔ حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں بھی اپنے صحابہ کی تدریس کی جیسا کہ ابو سعید الخدری (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا : " ایک دن نبی کریم (صل اللہ علیہ وسلم) مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے ابو امامہ کو دیکھا، آپ نے فرمایا "اے ابوامامہ تم کیوں مسجد میں بیٹھے ہو جبکہ ابھی کسی نماز کا وقت بھی نہیں ہے؟" ابوامامہ نے جواب دیا "یا رسول اللہ مجھ پر دکھوں اور قرض کا غلبہ ہو گیا ہے" اللہ کے رسول (صل اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا، "کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھا دوں؟ جنہیں اگر تم پڑھتے رہو گے تو اللہ حق سبحانہ تمھاری تشویشات کو دور کردے گا اور تمہارے قرضہ جات کو غیب سے ادا فرمائے گا۔"

ابو امامہ نے کہا "جی ہاں، یا رسول اللہ"، رسول اللہ نے فرمایا "اسے صبح و شام پڑھتے رہا کرو، :"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔(اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر سے اور غم سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بے بسی سے اور کاہلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کے دباؤ سے)" ابوامامہ نے بعد میں بتایا "میں ان کلمات کو پڑھتا رہا اور اللہ تعالی نے میری پریشانیاں دور کردی اور میرے قرضہ جات ادا فرما دئیے"۔

اے ایمان والے بھائیو، یہ ہم پر فرض ہے کہ ہم ان امور پر غور کریں جو رسول اللہ (صل اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں تعلیم فرمائے ہیں اور ان سے وہ باتیں سیکھیں جن سے ہم بچ سکیں اور دور کر سکیں، جن میں سے پہلا مسئلہ جس کا ابھی ہم نے ذکر کیا: غم اور اداسی ہے۔ ایسی کئی چیزیں ہیں جن کے بارے میں ہر کوئی چاہتا ہے کہ مستقبل میں سچ ہو جائیں یا کبھی واقع نہ ہوں۔ وہ اپنی موجودہ حالت یا مستقبل میں سدھار کے لیے کچھ کیے بغیر، مسلسل یہی سوچ سکتا ہے کہ اس کا مستقبل کیسا ہو گا۔ یہ شخص بے کار ہی اپنا وقت برباد کر رہا ہے اور اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کوتا ہی کا مرتکب ہوتا ہے اور یہ اس کے لیے بہت ہی زیادہ بہتر ہوتا کہ وہ اپنی سی سخت محنت کرتا اور نتیجہ اپنے رب پر چھوڑ دیتا۔ اللہ حق سبحانہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پریشانی اور تشویش سے دور رہیں اور

[1] سورۃ المائدہ /23

غم سے اعراض برقرار رکھیں کیونکہ غم کرنے سے کوئی معاملہ درست نہیں ہو جاتا اور کسی مصیبت میں سکون نہیں مل جاتا، بلکہ یہ تو بیکار وقت ضائع کرنے اور قسمت کی شکایت کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ حق سبحانہ فرماتا ہے: [وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (اور نہ سستی کرو، نہ غم کھاؤ، تمھی غالب آؤ گے اگر تم [سچ مچ] ایمان رکھتے ہو][2]۔ حقیقی مومن صبر و استقامت کی خواہش رکھتا ہے اور زندگی کے مختلف تجربات سے سیکھتا ہے اور جو بھی مضبوط ارادوں کا مالک ہو، اسے انعام و اکرام سے اور معاوضہ سے نوازا جائے گا، اللہ حق سبحانہ نے ہمیں صبر کرنے اور صبر کی سراہنا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ عزو جل قرآن کریم میں فرماتا ہے [وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (اور ضرور ہم تمھیں آزمائیں گے، کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں، جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوش خبری سنا ان صبر کرنے والوں کو)]۔ [3]

اے ایمان والے بھائیو:

ان چیزوں میں جن سے اللہ کے رسول (صل اللہ علیہ وسلم) نے پناہ مانگی ان میں بے بسی اور کاہلی شامل ہیں، کیونکہ یہ دو ایسے سنگین امور ہیں جو انسان کو کام کرنے سے روکتے ہیں اور اس کے مقاصد کے حصول میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ بے بسی یا بے چارگی کا مطلب کچھ کرنے کا اہل نہ ہونا جبکہ کاہلی کا مطلب کچھ کرنے سے باز رہنا ہے جب کہ آپ اسے کرنے کے اہل ہوں۔ اے اللہ کے بندو، ہمیں بے بسی و بے چارگی محسوس نہیں کرنی چاہیے بلکہ لاچاری کے مختلف اسباب سے مونہہ پھیر لینا چاہیے کیونکہ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی تمام تر توانائیوں اور صلاحیتوں کو نیک کاموں کے لیے وقف کردے۔ رسول کریم (صل اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ((جتنے نیک اعمال تم کر سکتے ہو کرو، کیونکہ اللہ (اجر و ثواب) دینے سے کبھی نہیں تھکتا، حتی کہ تم تھک جاتے ہو))۔ ہمیں کاہلی سے بھی دور رہنا چاہیے کیونکہ اللہ عزوجل، منافقین کے بارے میں فرماتا ہے: [اِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا (بے شک منافقین (اپنے گمان میں) اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں، لیکن اللہ انہیں غافل کرکے مارے گا۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں، اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا سا]۔ اے اللہ کے بندو، ہمیں اپنے ارادوں کو مضبوط بنانا ہو گا اور ایسے لوگوں کے ساتھ شامل ہونا ہو گا جو سخت محنت کرتے ہیں تاکہ اللہ ہماری مشکلات کو آسان فرما دے اور ہم میں سے ناکامی اور مایوسی کے احساسات کو دور فرما دے۔[4]

اے مسلمانو؛

غم اور اداسی، لاچاری اور کاہلی کے علاوہ اللہ کے رسول (صل اللہ علیہ وسلم) نے بزدلی اور بخل سے بھی اللہ کی پناہ طلب فرمائی ہے۔ اللہ کے رسول نے ان دونوں کو مشترکہ طور پر بیان کیا کیونکہ ان دونوں کے مابین گہرا ارتباط ہے کیونکہ بزدلی ذاتی کمی کا نام ہے اور بخل رقم کی کمی کا نام ہے۔ جو شخص فخر اور وقار کے لیے اپنی ذات کو وقف کرنے کے تئیں مخلص نہیں ہے، شائستگی کھو دیتا ہے اور اس کی اخلاقیات میں بگاڑ آ جاتا ہے۔ حقیقی معنوں میں بہادر وہ شخص ہوتا ہے جو کار خیر میں خود کو مصروف رکھتا ہے اور برے کاموں سے دور رہتا ہے۔ جو اس بات سے واقف ہوتا ہے کہ کیا صحیح ہے اور دوسروں کو اس کا اشتراک کرنے کی ہر ممکنہ کوششیں کرتا ہے، جو باطل کو پہچانتا ہے اور اس سے دور رہتا ہے۔ جو اپنی رقم کا استعمال اپنے اہل خانہ اور اپنی برادری کی خدمت کے لیے کرتا ہے۔

اے اللہ کے بندو، جو کچھ منع فرمایا گیا ہے اس میں رقم بچانا اور اسے وقت ضرورت برادری کے کاموں پر خرچ نہیں کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے: [وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے، ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں، بلکہ وہ ان کے لیے بُرا ہے، عنقریب وہ جس میں بُخل کیا تھا وہ قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا)۔ [5]بزدلی اور بخل انسان کی بدترین خصلتیں ہیں۔ بخل بدبختوں کی صفت ہے جبکہ فیاضی پاکبازوں کا شیوہ ہے۔ حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں: ((ناانصافی سے بچو، کیونکہ ظلم وستم قیامت

---

[2] سورة آل عمران

[3] سورة البقرة

[4] سورة النساء – 142

[5] سورة آل عمران – 180

کے دن تاریکی ہو گا؛ اور بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے کے لوگوں کو برباد کر دیا تھا۔ اسی نے انہیں خون بہانے پر اور حرام کو حلال قرار دینے پر اکسایا تھا))

اے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو اور اس میں سے خرچ کرو جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے اور اللہ سے پناہ مانگو ہر اس چیز سے جو پریشانیاں اور غم، تکلیف اور درد لاتی ہے، اور اپنے آپ کو اللہ رب العزت کے حوالے کرکے اور اس نے جو کچھ ہمارے مقدر میں لکھ دیا ہے اسے صبر و سکون کے ساتھ قبول کرکے اس پر قابو پاؤ۔

میں یہ اپنا قول دوہراتا ہوں اور اللہ تعالی سے اپنے لیے اور آپ کے لیے، اور جملہ مسلمانوں کے لئے عفو کا طلب گار ہوں، اس لیے اللہ سے معافی طلب کرو، وہ معاف کرنے والا ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور اسے پکارو، وہ تمھاری پکار پر جواب دیتا ہے، بے شک اللہ نہایت فراخ دل اور فیاض ہے۔

****

تمام تعریفیں صرف اللہ کے لیے ہی ہیں جو درجات بلند فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور تمہارے تمام اعمال کو جانتا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں عدنان کے جد امجد، جنہوں نے خرید و فروخت کی، قرضاً لیا اور دیا اور جو خریداری اور فروخت کرتے وقت، دیتے اور لیتے وقت رواداری کا سلوک کرتے تھے اور قیامت کے دن تک درود و سلام ہو ان کے اہل بیت اور صحابہ پر اور ان کے تابعین پر۔

اے اللہ کے بندوں:

رسول اللہ نے اپنی دعا کا اختتام اس طرح کیا ((اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کے دباؤ سے))، یہاں رسول اللہ (صل اللہ علیہ وسلم) نے جس قرض سے اللہ کی پناہ مانگی ہے وہ ایسا قرض ہے جو انسان کو شرم کی وجہ سے لوگوں سے ملنے جلنے سے باز رکھتا ہے۔ جبکہ قرض میں کوئی برائی نہیں ہے اگر کوئی کسی فوری ضرورت کے تحت کسی سے واپسی کی نیت رکھتے ہوئے قرض لیتا ہے۔ ایسے فرد کی اللہ تعالی مدد فرماتا ہے۔ اللہ حق سبحانہ کے رسول اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: (جو کوئی واپس ادا کرنے کی نیت سے لوگوں سے رقم لیتا ہے، اللہ اس کی جانب سے ادائیگی فرمائے گا، اور جو کوئی اسے تباہ کرنے کی نیت سے لیتا ہے اللہ اسے برباد کردے گا))۔ اسلام، آغاز ہی میں، اپنے لوگوں کو قرض میں مبتلا ہونے کے بارے میں تنبیہ کرتا ہے، ماسوائے واضح اور بین وجوہات کے یا فوری ضرورت کے، تاکہ انسان اپنی زندگی کو خوشی، بے فکری سے، وقار کے ساتھ، اور تناؤ یا ذلت کا سامنا کیے بغیر بسر کرے۔ عقلمند اور دانا فرد وہ ہوتا ہے جو اپنی رقم احتیاط سے صرف کرتا ہے، خود کو منظم رکھتا ہے، قرضہ جات کے کئی گنا بڑھ جانے تک اس کے بارے میں غلط تخمینہ نہیں لگاتا۔ قرضہ جات کے جوکھم اور اس کے برے اثرات محض انسانی زندگی تک محدود نہیں ہوتے بلکہ یہ اس کی آخرت کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ جو کوئی بھی قرض میں مبتلا ہو، اسے خود کو بقایا جات کی ادائیگی کرکے فوراً بلا جھجک اس کے قرض سے نجات پانی چاہیے۔ قرض کی ادائیگی میں ناکامی کا مطلب حرام رقم کمانا ہے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے: [وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ (اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ)][6] اور جو کوئی کسی سے قرض لیتا ہے اور اسے لوٹانے کی نیت نہیں رکھتا ہے، اپنے لیے گناہ اور برائی لکھواتا ہے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے: [فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا، اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا)][7]۔ بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی کسی فوری ضرورت کے لیے نہیں بلکہ اپنی ہوس کی تسکین یا محض دکھاوا کرنے یا صرف بے کار مزہ یا تلذذ یا بے مصرف مقاصد کے لیے قرض لیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو ختم کر لیا اور قرض کی باز ادائیگی میں ناکامی کے سبب ان کے لیے دکھ اور تکلیف کا باعث بنے۔

اے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو، اور اسے لے لو جو اللہ کے رسول (صل اللہ علیہ وسلم) عطا فرمائیں اور اس سے باز رہو جس سے آپ (صل اللہ علیہ وسلم) منع فرمائیں۔

---

[6] سورة البقرة – 188

[7] سورة الفتح – 10

یا اللہ! ہم تجھ سے وہی بھلائی چاہتے ہیں جو تیرے بندے اور رسول محمد (صل اللہ علیہ وسلم) نے مانگی تھی، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان تمام چیزوں سے جن سے پناہ مانگی تھی تیرے رسول اور بندے (صل اللہ علیہ وسلم) نے۔

اس لیے، پیغمبروں کے آقا و مولا پر درود و سلام بھیجو، جیسا کہ اللہ تعالی اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے : اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا[8]

اے اللہ! محمد اور آل محمد پر سلامتی بھیج، جیسے کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کے اہل بیت پر بھیجی تھی۔ اور اپنی برکتوں کا نزول محمد(صلعم) اور محمد (صلعم) کے اہل بیت پر فرما جیسا کہ تونے ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمایا۔ بے شک اللہ تعالی سب سے زیادہ قابل تعریف اور بڑی عظمت والا ہے۔

اے اللہ، حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین سے، ان کی ازدواج مطہرات، امہاۃ المومنین سے، ان کے صحابہ سے اور مومن مردوں اور مومنہ خواتین سے قیامت کے دن تک راضی ہو جا اور اپنے بے پناہ رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

اے اللہ ہمارے آج کے اس اجتماع پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور جب ہم یہاں سے رخصت ہوں تو ہمیں امن اور گناہوں سے تحفظ کے ساتھ رخصت فرما اور ہمیں اپنے مذہب میں کسی طرح سے کمتر نہ بنا۔

یا اللہ! ہم آپ سے رہنمائی، تقوی، عفت و عصمت اور مال کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو دیانت دار زبان، رجوع لانے والا دل، اعمال صالحہ، علم نافع، مضبوط عقائد، خالص ایمان اور دین اور حلال رزق کی نعمت سے مالا مال فرما دے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عظمتیں عطا فرما! اور اسلام اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا فرما، یا اللہ! ظالموں اور کافروں کو نیچا دکھا۔ یا اللہ! اپنے تمام بندوں کو امن و سلامتی عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں اپنے وطن میں سلامتی عطا فرما! ہمارے اپنے وطن میں ہمارے لیے دیرپا سلامتی اور استحکام عطا فرما! ہمارے سلطان کو عظمتوں سے مالا مال فرما اور حق پرستی کی سمت میں رہنمائی کرنے میں اس کی اعانت فرما۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں سے بارشیں نازل فرما اور ہمیں ان میں سے ایک بنا دے جو دن اور رات تجھے یاد کرتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک تجھ سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں کی رحمتیں اور زمین کی نعمتیں نازل فرما اور ہمارے پھلوں اور فصلوں میں اور ہمارے مجموعی رزق میں خیر و برکت عطا فرما۔ یا اللہ تو نہایت شاندار اور عظمتوں والا ہے۔

یا اللہ! عطا فرما ہمیں اس دنیا میں بھلائی اور عقبی میں بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کی آگ سے!

یا اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایات عطا کرنے کے بعد ٹیڑھا نہ فرمائیے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمتیں عطا فرما بے شک تو بڑا دینے والا ہے۔

یا اللہ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم سے رحم کا معاملہ نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔"

یا اللہ! ان تمام مومنین و مومنات کو معاف فرما جو ابھی بقید حیات ہیں اور انہیں بھی جو وفات پا چکے ہیں، بے شک اے اللہ آپ سب سے زیادہ سمیع اور مجیب ہیں۔

اللہ کے بندو! اللہ انصاف، بھلائی اور خویش و اقارب کے ساتھ سخاوت کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ تمام بے حیائی کے کاموں، اور نا انصافی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے: وہ آپ کو ہدایت عطا فرماتا ہے ، جو آپ یاد رکھ سکتے ہیں۔"

---

[8] سورة الاحزاب 56